ماہِ رجب کی لغوی حیثیت

(الفاروق رجب المرجب 1434ھ، جامعہ فاروقیہ، محمد اخلاص سجاد)

ماہِ رجب کو اگر لغوی نظر سے دیکھا جائے تو اس کے لغوی معنی تعظیم اور قربانی کے آتے ہیں۔ چنانچہ لسان العرب میں اس کی تصریح ان الفاظ کے ساتھ کی گئی ہے:

ورجب سموہ بذلك لتعظيمهم اياه فی الجاهلية عن القتال فيه

یعنی عربوں نے زمانہ جاہلیت میں اس مہینہ کی تعظیم کرنے اور جنگ وجدال سے باز رہنے کی وجہ سے اس کا نام رجب رکھا تھا۔

وفی الحديث: هل تدرون ما العتيرة؛ هی التی يسمونها اليه الترجيب التعظيم وذبح النسائك فی رجب

حدیث میں آیا ہے کہ کیاتم لوگ جانتے ہو کہ عتیرہ کیا ہے؟وہی ہے جس کو اہل عرب رجبیہ کہتے تھے ترجیب کے معنی تعظیم اور رجب کے مہینہ میں قربانی کرنے کے آتے ہیں۔

بعض لغات کی کتابوں میں رجب کے معنی بہرے کے بھی ذکر کیے گئے ہیں، اس معنی کے اعتبار سے رجب کے مہینہ کا نام رکھنے کی وجہ یہ معلوم ہوتی ہے کہ اس مہینہ میں قتل و غارت گری بند ہوجاتی تھی، راستے پرامن ہو جاتے تھے اور پورے مہینہ میں امن و امان رہتا تھا، اس لیے لوگوں کی حالت کے مطابق اس مہینہ کا نام رجب ہے کہ گویا اس مہینہ میں لوگوں کی حالت بہروں کی طرح ہو جاتی تھی، لیکن بعض لوگوں میں جو رجب کے مہینہ کے بارے میں بہرا ہونے کی معنی کی وجہ سے جویہ مشہور ہوا ہے کہ قیامت کے دن یہ مہینہ بہرا ہو جائے گا ''لوگوں کے عیوب اور جرائم بیان کرنے سے'' اس کی کوئی اصل نہیں۔

(بحوالہ"ماثبت بالسنہ فی ایام السنہ"ص169 تا 170 محدث دہلویؒ)

ماہ رجب کے واقعات اور بدعات

ماہِ رجب کی تاریخی حیثیت (۱)

تاریخی حیثیت سے یہ مہینہ خاص اہمیت کا حامل ہے اور اسلامی مہینوں میں کئی اعتبار سے امتیازی حیثیت رکھتا ہے۔ مثلاً تحویل قبلہ کا واقعہ ماہِ رجب ہی میں پیش آیا ہے۔ اس کے علاوہ اسلامی تاریخ کا اہم واقعہ معراج اسی مہینہ میں پیش آیا ہے بنسبت دیگر اسلامی مہینوں کے ماہ رجب میں احتمال زیادہ ہے۔

واقعہ معراج ایک حیران کن اور حیرت انگیز واقعہ ہے، یہی وجہ ہے کہ وہ لوگ جو دین کو عقل کی کسوٹی پر کھتے ہیں، آخر ان کا نتیجہ گمراہی ہوتی ہے اور وہ لوگ اس اظہر من الشمس حقیقت کا انکار کر بیٹھتے ہیں۔

واقعہ معراج نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات میں سے ایک معجزہ ہے اور معجزے کی تعریف یہ ہے کوئی ''خارق العادۃ'' کام کا صدور نبی سے ہوجائے تو معجزہ کہلاتا ہے، جب کہ عام ولی سے ہوجائے تو وہ کرامت ہوتا ہے۔

واقعہ معراج کا پورا تذکرہ ،بخاری شریف ومسلم شریف میں تفصیل کے ساتھ آیا ہے، اس کے علاوہ نماز کی فرضیت بھی واقعہ معراج میں ہوئی ہے، اسی طرح غزوۂ تبوک بھی ماہِ رجب میں پیش آیا ہے۔

غزوۂ موتہ میں رومیوں کو اپنی شکست فاش کا بڑا رنج وقلق تھا، وہ مسلمانوں سے انتقام لینا چاہتے تھے، مسلمانوں سے ٹکر لینے کی تیاری کی خبر برابر موصول ہورہی تھی اور انہوں نے فوج کو تبوک پر جمع کیا تھا۔ جس کی سرکوبی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ضروری سمجھی اور باوجود سخت مشکلات، گرمی اور دیگر سازوسامان کی کمی کے مسلمانوں نے ان کے سامنے سینے تانے رکھے اور ان مغروروں کو بھاگنے پر مجبور کر دیا۔

ماہِ رجب میں مصر و اسکندریہ کے بادشاہ ''مقوقس قبطی'' نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو تحفہ بھیجا۔ (تقویم تاریخی از عبدالقدوس ہاشمی صاحب ص ۲)

اس کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جب اسلام کی دعوت کا خط لکھا تو اس نے بڑے اچھے طریقے سے خط کا جواب دیا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے درج ذیل تحفے بھیجے: دوعدد باندیاں، جن میں ایک حضرت ماریہ قبطیہؓ بھی تھیں۔ جن سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بیٹے ابراہیم پیدا ہوئے۔ ایک ہزار مثقال سونا، یعفور نامی حمار، دلدل نامی خچر، ۳۰ عدد مصر کے نفیس کپڑے، عمدہ شہد، لکڑی کی شامی، سرمہ دانی، کنگھا اور آئینہ۔ (بحوالہ عہد نبوت کے ماہ وسال ص ۳۳۴)

ماہِ رجب کی تاریخی حیثیت (۲)

(ماہنامہ الفاروق رجب المرجب 1434ھ، جامعہ فاروقیہ،محمد اخلاص سجاد)

ماہ رجب میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علیؓ کے ساتھ حضرت فاطمہؓ کا نکاح کیا۔نکاح کا خطبہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خود پڑھا۔ اس پر وقار مبارک تقریب میں خلفائے راشدین سمیت دیگر اصحاب کرامؓ شریک تھے۔

ماہِ رجب میں صحابی رسول صلی اللہ علیہ وسلم حضرت سعد بن عبادہؓ کی وفات ہوئی۔ (صحابہ انسائیکلو پیڈیا ص ۵۵۷)

ماہ رجب میں صحابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عبداللہ بن سلامؓ بھی فوت ہوئے اور حضرت حفصہؓ کا ارتحال و صحابی رسول صلی اللہ علیہ وسلم اسامہ بن زیدؓ کی وفات ہوئی۔ ماہِ میں حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ، حسن بصریؒ (یعنی حضرت حسن ابن ابی الحسن) اور امام اعظم امام ابو حنیفہؒ جیسی شخصیات بھی اس دار فانی سے رخصت ہوئیں۔

ماہِ رجب میں رومیوں نے ایشیائے کوچک کے سرحدی شہر ''کمخ'' پر حملے کے ساتھ ''ملیطہ'' شہر پر قبضہ کیا، یہاں جتنے مسلمان تھے ان کو قتل اور ان کی عورتوں کو قید کر لیا۔ (ابن اثیر ج ۵ ص ۱۶۷)

ماہِ رجب ۱۵۱ھ میں لعین حکیم مقنع نے آگ میں کود کر خودکشی کی۔ یہ اصلا ماوراء النہر (وسطی ایشیا) "مرو" کا باشندہ تھا۔ اس نے سونے کا ایک چہرہ بنا کر اپنے چہرہ پر لگالیا اور خدائی کا دعوی کردیا۔ اس کا عقیدہ تھا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا کر کے خود ان کے جسم میں حلول کیا وغیرہ۔

بہر حال خلیفہ مہدی نے اس کی سرکوبی کے لیے لشکر بھیجے، بالآخر مقنع کا قلعہ "بسام" محاصرہ میں لے لیا گیا، اس کے تیس ہزار متبعین نے مسلمانوں سے امن طلب کیا اور قلعہ سے باہر نکل آئے، اس کے ساتھ صرف دو ہزار افراد باقی بچے، آخرکار مقنع کو اپنی ناکامی کا یقین ہوگیا تو اس نے آگ جلا کر اپنے اہل وعیال کو اس میں دھکیل دے دیا، پھر خود بھی آگ میں کود کر جل مرا۔ مسلمانوں نے قلعہ میں داخل ہوکر مقنع کی لاش آگ سے نکالی اور اس کا سر خلیفہ مہدی کے پاس روانہ کیا۔

ماہِ رجب ۲۰۴ھ میں حضرت امام شافعیؒ، ماہِ رجب ۲۵۹ھ میں محدث وقت حضرت حجاج بن شاعرؒ، ماہِ رجب ۲۶۱ھ میں امام مسلمؒ اور ۲۸۰ھ میں امام ترمذیؒ نے رحلت فرمائی۔

ماہِ رجب ۶۳۲ھ میں صاحب ہدایہ نے، خواجہ معین الدین چشتیؒ اور قاضی ثناء اللہ پانی پتیؒ نے بھی ماہِ رجب ۱۲۲۵ھ میں وفات پائی۔ ماہِ رجب میں حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانویؒ، مولانا محمد اعزاز علیؒ اور دیگر اہم اکابر امت مسلمہ نے اس دار بے بقا کو الوداع کہا۔ ماضی قریب کے مشہور علماء میں سے مفسر بے بدل حضرت مولانا محمد ادریس کاندھلویؒ، حضرت مولانا غلام اللہ خان صاحب اور حضرت علامہ محمد یوسف بنوریؒ کے جانشین حضرت مولانا مفتی احمدالرحمنؒ نے ماہِ رجب میں رحلت فرمائی۔

ماہ رجب کے واقعات اور بدعات

رجب اور غیر شرعی رسومات

بعض لوگ ماہِ رجب میں مختلف قسم کی رسومات کرتے ہیں۔ جنکا نہ کوئی شرعی ثبوت ہے نہ ان کا شریعت کے ساتھ کوئی تعلق ہے۔ لیکن پھر بھی اکثر لوگ ان بدعات و رسومات کو عین دین سمجھ کر آگے ترویج بھی کرتے ہیں۔ حالاں کہ غیر شرعی رسومات و بدعات کرنے پر قرآن و احادیث میں سخت ترین وعیدیں اور عذاب کی تہدید وارد ہوئی ہے لہٰذا خود بھی ان سے بچنا اور دوسروں کو بھی نہ کرنے کی ترغیب دینی چاہیے۔

مثلاً ماہِ رجب میں بعض لوگ "کونڈوں" کے نام سے ایک خاص قسم کی رسم کرتے ہیں۔ جس کا ثبوت شرع کے بجائے یہ ہے کہ مولوی مظہر علی سندیلوی اپنے روزنامچہ میں ۱۹۱۱ء کو ایک نادر یادداشت لکھتے ہیں کہ آج مجھے ایک نئی رسم دریافت ہوئی جو میرے اور میرے گھر والوں میں رائج ہوئی جو اس سے پہلے میری جماعت میں نہیں آئی تھی۔ وہ یہ ہے کہ ۲۱ رجب کو بوقت شام میدہ شکر اور گھی، دودھ ملا کر ٹکیاں پکائی جائیں اور اس پر امام جعفر صادقؒ کی فاتحہ دی جائے اور ۲۲ رجب کی صبح کو عزیز و اقارب کو بلا کر یہ ٹکیاں کھلائی جائیں۔

یہ سب باتیں اور ان کا تذکرہ کرنے سے مقصد اس رسم کے غیر شرعی ہونے کو ثابت کرنا تھا، اس کے علاوہ مزید تحقیق کے لیے درج ذیل فتاویٰ مستندہ دیکھی جاسکتی ہیں، جن میں اس رسم کو خلاف شرع قرار دے کر بدعت اور گناہ سے موسوم کیا گیا ہے۔ (کفایۃ المفتی ج۱، ص ۲۴۲۔ فتاوی محمودیہ ج۱، ص۲۲۰ وغیرہ)

اسی طرح ۲۷ رجب کی رات میں خاص طریقے پر نمازیں پڑھنا جس کو "صلوۃ الراغب" کا نام دیا جاتا ہے، یہ بھی غیر شرعی اور بے اصل ہے اور وہ روایات جو اس پر دلیل کے لیے پیش کی جاتی ہیں وہ خود ساختہ، موضوع اور ناقابل اعتبار ہیں۔

اسی طریقے سے عام لوگوں میں یہ بات بھی بہت مشہور ہے کہ ستائیسویں رجب کو روزہ رکھنا چاہیے کیونکہ اس کا ثواب ایک ہزار روزہ کے برابر ہے۔ یہی وجہ تسمیہ بنا کر اس دن کے روزے کو ہزاری روزہ کہتے ہیں۔ یہ بھی بدعت اور خود ساختہ رسم ہے۔ لہٰذا! تمام مسلمانوں سے گذارش ہے کہ ان تمام تر بدعات سے خود بھی بچیں اور اہل خانہ کو بھی ان رسومات محضہ کے متعلق وعیدات اور عذابوں کو بیان کرکے ان سے گریز کرنے کی دعوت دیں ورنہ قیامت کے دن بہت سخت ترین عذاب کا سامنا کرنا پڑے گا۔ رب کریم ہم سب کو ترک بدعات اور صراط مستقیم پر چلنا سکھا دے۔ آمین ثم آمین

ماہِ رجب کی فضیلت

حضرت مفتی محمد شفیع صاحب رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"تمام انبیاء علیہم السلام کی شریعتیں اس بات پر متفق ہیں کہ ان چار مہینوں (ذوالقعدہ، ذوالحجہ، محرم اور رجب) میں ہر عبادت کا ثواب زیادہ ہوتا ہے اور ان میں کوئی گناہ کرے تو اس کا وبال اور عذاب بھی زیادہ ہوتا ہے۔"

حضرت مفتی صاحب "منها أربعة حرم" کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

"ان کو حرمت والا دو معنی کے اعتبار سے کہا گیا ہے، ایک تو اس لیے کہ ان میں قتل وقتال حرام ہے، اور دوسرا اس لیے کہ یہ مہینے متبرک اور واجب الاحترام ہیں۔ ان میں عبادات کا ثواب زیادہ ملتا ہے۔ ان میں پہلا حکم تو شریعتِ اسلام میں منسوخ ہوگیا مگر دوسرا حکم (احترام وادب) اور ان میں عبادت گزاری کا اہتمام اسلام میں ابھی باقی ہے۔"

(معارف القرآن: 4/370 تا 372)

SHAHOOD AHMED

(ماہنامہ الفاروق رجب المرجب 1435ھ، ڈاکٹر مفتی احمد خان، استاد ورفیق دارالافتاء، جامعہ فاروقیہ کراچی)

کونڈوں کی من گھڑت کہانی

رجب کے کونڈوں کو ثابت کرنے کے لیے ایک جھوٹی کہانی کا سہارا لیا جاتا ہے، جس کا خلاصہ یہ ہے کہ مدینے میں ایک غریب لکڑہارے کی بیوی نے امام جعفر صادق رحمہ اللہ کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ جو 22 رجب کو میرے نام کے کونڈے بھرے گا پھر اللہ سے جو بھی دعا کریگا وہ قبول ہوگی ورنہ قیامت کے دن وہ میرا گریبان پکڑ لے۔ چنانچہ اس لکڑہارے کی بیوی نے ایسا ہی کیا۔ اس کا شوہر بہت سا مال لیکر واپس لوٹا اور ایک شاندار محل تعمیر کر کے رہنے لگا، اور وزیر کی بیوی نے کونڈوں کو نہ مانا تو اس کے شوہر کی وزارت ختم ہو گئی۔ پھر اس نے توبہ کی اور کونڈے بھرے تو دوبارہ وزیر بن گیا۔ اس کے بعد بادشاہ اور قوم ہر سال دھوم دھام سے یہ رسم منانے لگے۔

یہ ایک قبیح بدعت و رسم ہے جو دشمنان صحابہ رضی اللہ عنہم کی ایجاد کردہ ہے، اس کی ایجاد صرف اور صرف بغضِ معاویہ رضی اللہ عنہ کے اظہار کے لیے ہے۔ اس کا دینِ اسلام اور شریعتِ محمدیہ سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ مفتی کفایت اللہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

”رجب کے کونڈوں کی کوئی حیثیت نہیں، یہ گھڑی ہوئی باتیں ہیں، ان کو ترک کر دینا چاہیے... ان کو شرعی سمجھ کر پکانا، بنانا، کھانا بدعت ہے۔“

(کفایت المفتی:، 2/283 ادارہ الفاروق کراچی)

SHAHOOD AHMED

(ماہنامہ الفاروق رجب المرجب 1435ھ، ڈاکٹر مفتی احمد خان، استاد ورفیق دارالافتاء، جامعہ فاروقیہ کراچی)

کونڈوں کی رسم

حضرت مفتی محمود حسن گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ کا فتوی

”کونڈوں کی مروجہ رسم محض بے اصل، خلافِ شرع اور بدعت ہے۔ 22 رجب نہ حضرت جعفر صادق رحمہ اللہ کی تاریخِ ولادت ہے اور نہ ہی تاریخِ وفات، اس کا حضرت جعفر صادق رحمہ اللہ کے ساتھ کیا تعلق؟ 22 رجب حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی تاریخِ وفات ہے۔ اس رسم کو محض پردہ پوشی کے لیے حضرت جعفر صادق رحمہ اللہ کی طرف منسوب کیا گیا ہے۔ درحقیقت یہ رسم حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی وفات کی خوشی میں منائی جاتی ہے۔ جس وقت یہ رسم بجالائی گئی اس وقت اہل سنت کا غلبہ تھا (اس لیے خفیہ منائی گئی)، لہٰذا برادران اہل سنت کو اس رسم سے بہت دور رہنا چاہیے، نہ خود اس رسم کو بجالائیں اور نہ ہی اس میں شرکت کریں۔“

(فتاوی محمودیہ: 1/220، ادارہ الفاروق کراچی)

SHAHOOD AHMED

(ماہنامہ الفاروق رجب المرجب 1435ھ، ڈاکٹر مفتی احمد خان، استاد و رفیق دارالافتاء، جامعہ فاروقیہ کراچی)

کونڈوں کی رسم

حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی صاحب فرماتے ہیں

آج کل معاشرے میں فرض، واجب کے درجہ میں جو چیز پھیل گئی ہے وہ کونڈے ہیں، نماز پڑھے نہ پڑھے، روزہ رکھے نہ رکھے، گناہوں سے بچے نہ بچے لیکن کونڈے ضرور کرے،....خدا جانے یہ کونڈے کہاں سے نکل آئے، نہ قرآن کریم سے ثابت ہیں، نہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالی عنھم سے، نہ تابعین سے نہ تبع تابعین سے اور نہ بزرگانِ دین سے، اس کی کوئی اصل نہیں،...(بس) ہماری قوم مزہ اور لذت کی خوگر ہے،.....اس طرح کی چیزوں نے امت کو خرافات میں مبتلا کر دیا۔

حقیقت روایات میں کھو گئی
یہ امت خرافات میں کھو گئی

(اصلاحی خطبات: 1/54)

(ماہنامہ الفاروق رجب المرجب 1435ھ، ڈاکٹر مفتی احمد خان، استاد و رفیق دار الافتاء، جامعہ فاروقیہ کراچی)

کونڈوں کی رسم

حضرت مفتی رشید احمد رحمہ اللہ کا فتوی

کونڈوں کی مروجہ رسم دشمنان صحابہ رضی اللہ عنھم نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی وفات پر اظہار مسرت کے لیے ایجاد کی ہے...... مسلمانوں پر لازم ہے کہ ہر گز ایسی رسم نہ کریں، دوسروں کو بھی اس کی حقیقت سے آگاہ کرکے اس سے بچانے کی کوشش کریں۔

(احسن الفتاوی: 1/368)

SHAHOOD AHMED

(ماہنامہ الفاروق رجب المرجب 1435ھ، ڈاکٹر مفتی احمد خان، استاد و رفیق دار الافتاء، جامعہ فاروقیہ کراچی)

کونڈوں کی رسم

حضرت مولانا خیر محمد جالندھری رحمہ اللہ کا فتویٰ

"اس رسم میں ہرگز شرکت نہیں کرنی چاہیے، بلکہ حتی الوسع اسے مٹانے کی کوشش کرنی چاہیے، اس دن نیک مقصد کے تحت خیرات کی بھی اجازت نہیں دی جاسکتی، کیونکہ اس میں تشبہ بالروافض ہے، نیز ان کے مکروہ ترین عمل کو تقویت دینا ہے، اس عمل کی بنیادی غرض ہی صحابیِ رسول کی توہین اور مسلمانوں کے جذبات کو مجروح کرنا ہے۔"

(خیر الفتاوی: 1/572)

SHAHOOD AHMED

(ماہنامہ الفاروق رجب المرجب 1435ھ، ڈاکٹر مفتی احمد خان، استاد و رفیق دار الافتاء، جامعہ فاروقیہ کراچی)